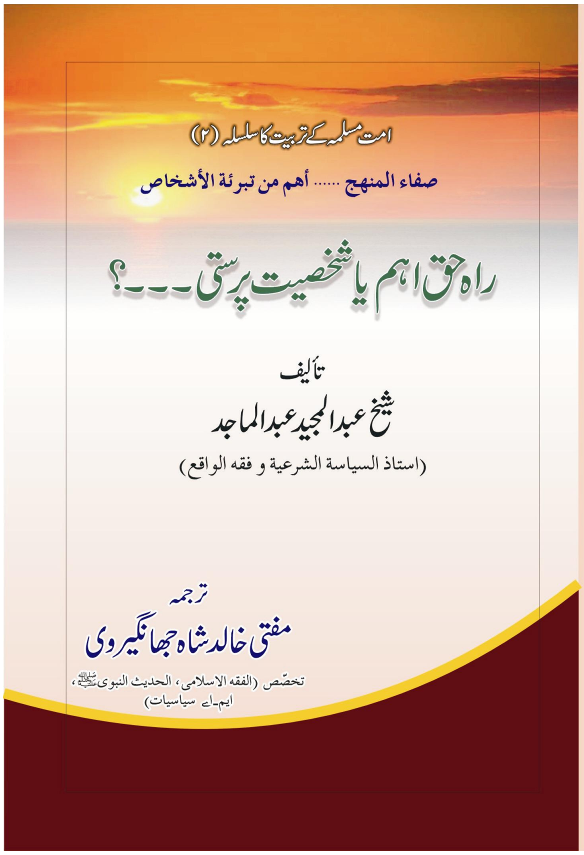

اُمت مسلمہ کے تربیّت کا مبارک سلسلہ (۲)

فتنوں کے سمندر میں ڈوبتے شخصیات اور علماء سوء کا کردار جو صلیبیوں اور یہودیوں کے ساتھ تعاون کر کے شیطانی منصوبوں کی تکمیل کر رہے ہیں۔ ہم نے چاہا کہ اُمت مسلمہ کی تربیّت کا ایک سلسلہ شروع کردیں۔ جواندھیری رات میں ایک رھبر بنیں۔تو یہ کتاب (راہ حق اہم یا شخصیّت پرستی۔۔۔؟) منہج الٰہی کا محافظ ثابت ہوگا۔ جبکہ فتنوں اور زمانے کی طوالت نے حق کو غبار آلود کر دیا ہے۔اس کتاب میں ہم نے اپنے دوستوں کے امتحانات اور آزمائشات کے تجربات درج کر دیئے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حق کے علَم کو باطل پہ بلند کر دیں۔ اور باطل کو نیست و نابود کردیں۔اور ہماری لغزشوں کو معاف فرمادیں اور ہمیں اس سے نفع نصیب فرمائیں اور وہ اس پرخوب قادر ہے۔

مؤلف

امت مسلمہ کے تربیت کا سلسلہ (۲)

راہ حق اہم یا شخصیت پرستی۔۔۔؟

تاًلیف:

شیخ عبد المجید عبد الماجد

(استاذ السیاسۃ الشرعیۃ و فقہ الواقع)

ترجمہ: مفتی خالد شاہ جہانگیروی

تخصص (الفقہ الاسلامی، الحدیث النبوی ﷺ،

ایم اے (سیاسیات)

نوٹ:۔ اس کتاب کے جملہ حقوق غیر محفوظ ہیں۔اور ہر صاحب استطاعت مسلمان کو کسی تغیر و تبدیلی کے بغیر شائع کرنے کی اجازت ہے۔

فهرست

موضوع	صفحہ
ابتدائیہ	۳
دعوت وجہاد کے سالکین اور اہل حق کی ثابت قدمی	
مخالفین حق ، جہلاء ، امتحانات و آزمائشات راہ حق کے راہیوں کا راستہ تبدیل نہیں کر سکتا۔	
نہج الٰہی کے ساتھ انسان کا واسطہ	
نہج الٰہی ثابت ، قائم اور راسخ ہوتا ہے ۔ جو تبدیل نہیں ہوتا اور تمام انسانوں پر اس کا اتباع کرنا لازم ہے۔	
فاتحان حق اور اجنبی لوگ۔	

ابتدائیہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده ...... وبعد ۔

دورِ فتن کا آغاز ہو چکا ہے ۔ اور لوگوں میں چھانٹی شروع ہو چکی ہے ۔ تو وہ لوگ جو دنیاوی نتائج کو نہیں دیکھتے ۔ بلکہ کتاب وسنت کے احکامات کو دیکھ کر اپنے لئے لائحہ عمل تیار کرتے ہیں ۔ اور گناہوں کی زندگی سے اطاعت وفرمانبرداری کی حالت میں موت کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اور ان کے خلاف کچھ لوگوں کو ہم نے دیکھا ۔ جو میدان جہاد میں دنیاوی اغراض اور قبیح مقاصد کی نیت رکھتے ہیں ۔ اور جب ان کے وہ بے ہودہ مقاصد پورے ہو جاتے ہیں ۔ تو اس دور کے مخلصین مجاہدین پر ٹوٹ پڑتے ہیں ۔ کہ یہ لوگ دہشت گرد اور انتہا پسند ہیں ۔ تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ دنیا کے فتنوں کو دیکھ کر ان کے مطابق اپنا لائحہ عمل تیار کرتے ہیں ۔ جس طرح ہم نے افغانستان اور پاکستان میں ان کا مشاہدہ کیا ۔ اور اسی طرح عالم اسلام کے بہت سے علماء اور خصوصی طور پر جزیرۃ العرب میں اس فتنے اور امتحان میں پڑ گئے ۔ کہ جو فتوی وہ ماضی میں دے چکے تھے ۔ اور جب اب بادشاہوں نے ان کو دبا کر اس کے مخالف فتاوی مانگے ۔ تو جو کام پہلے جہاد تھا ۔ اب وہ ان کے نزدیک دہشتگردی ہے ۔ اور جو جہاد روس کے خلاف افغانستان میں شروع تھا ۔ اب امریکہ کے خلاف وہ دہشتگردی ہے ۔ اور جب نجیب

اللہ روس کا معاون تھا ۔تو وہ کافر تھا ۔ اور اب جبکہ کرزئی ،علاوی جعفری اور مالکی صلیبیوں کے اتحادی ہیں ۔تو یہ لوگ اب کافر نہیں ۔ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں ۔جنہوں نے شریعت کے اصول لکھے تھے ۔ اور طواغیت کے خلاف فتوے دیئے تھے ۔ اور اعلاء کلمۃ للہ کی تشریح کی تھی ۔ اور امت کے درد وزخم کا علاج لکھا تھا ۔ اور جب ان پر امتحان آیا ۔تو وہ اپنے موقف سے ہٹ گئے ۔ اور جن کو انہوں نے ماضی میں طاغوت کہا تھا ۔آج وہ مسلمانوں کے حاکم بن گئے ۔جس طرح الجزائر ،یمن ، تاجکستان ،مصر ، افغانستان کی امثال دیکھو ۔دل کی تختی اور امتحان کی طوالت کی وجہ سے وہ ایسا موقف اختیار کر گئے ہیں ۔ جو منافقین کے لائق بھی نہیں ۔ یہ تو بہت دور کی بات ہے ۔ کہ میدان جہاد ودعوت کے سرکردگان ایسا کوئی قبیح موقف اختیار کر لیں ۔ اور ان کے علاوہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں ۔ جو جہلاء ہیں ۔ اور شخصیت پرستی میں مبتلا ہیں ۔تو ان دو امراض کی وجہ سے وہ گمراہ ہو چکے ہیں ۔ اور جب حق پرستوں نے صدائے حق بلند کی ۔ اور ان فتنوں کے مدلل جوابات دیئے ۔تو ہم بھی چاہتے ہیں ۔ کہ چند نقطے اور تجربے سامنے رکھ کر امت کی کچھ وضاحت کر لیں ۔

جو انہیں ہر وقت اور ہر مقام پر کام آئیں گے ۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہدایت عطا فرمائیں ۔ اور وہ اس پر خوب قادر ہے ۔

عبد المجید عبد الماجد ۔

رمضان ۱۴۲۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نستھدیہ ، و نعوذ با للہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ، و من یضلل فلا ھادی لہ ۔ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اتبعوا ما أنزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ أولیاء قلیلا ما تذکرون ۔(۱)

ترجمہ۔چلو اسی پر جو اترا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور نہ چلو ۔اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے تم میں بہت کم دھیان کرتے ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ۔کہ تم نبی اُمی کے آثار کی اتباع کرو۔جو تمھارے پاس ایک ایسی کتاب لائے ہیں۔جو تمام کائنات کے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے ۔اور رسول ﷺ کی اتباع سے مت ہٹو ۔ورنہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی اور کے حکم کی اتباع کرنے لگو گے۔

---

(۱) ۔ سورۃ الأعراف (۳)

جس طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے، و ما اکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین ۔ سورۃ یوسف آیت ۱۰۳ ،

ترجمہ۔ اور اکثر لوگ نہیں ہیں ۔یقین کرنے والے اگر چہ تو کتنا ہی چاہے ۔

اور آیت ۔و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوك عن سبیل الله ۔

ترجمہ۔ اگر تم نے زمین کے اکثر لوگوں کی اطاعت کی تو یہ تمہیں اللہ تعالی کے راستے سے گمراہ کردیں گے۔

اور آیت ۔و ما یؤمن اکثرهم بالله الا و هم مشرکون ، ۔ سورۃ یوسف آیت ۱۰۶ ۔(۲)

ترجمہ۔ اور ایمان نہیں لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھ ہی شرک بھی کرتے ہیں،

ان آیات کریمہ کے احکامات قیامت تک ثابت رہیں گے ۔ جب لوگ جنت یا جہنم میں داخل ہو جائیں گے ۔ اور ہمارا یہ رسالہ راستہ ڈھونڈنے والوں کیلئے ایک رہبر بنیں ۔ جو انہیں دعوت وجہاد کے سلسلے میں مدد و معاون ثابت ہو ۔

تو پس لوگ تین قسم کے ہو گئے ۔

(1) ۔ وہ لوگ جو نہج نبوت سے ہٹ گئے ہیں تا کہ ان کو نصیحت ہو ۔

---

(۲) ۔ تفسیر ابن کثیر ۔ (ج ۲ /ص ۲۸۷)

(۲) ۔وہ لوگ جو جاہل ہیں ۔اور یہ بات بھول چکے ہیں ۔کہ انسان خطا کا پتلا ہے ۔اور زندہ آدمی پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا ۔کیونکہ وہ فتنے میں مبتلا ہو سکتا ہے ۔اور نہج الٰہی ثابت اور محکم ہے ۔جس طرح ہم نے آیات کریمہ پیش کیں ۔اگر اہل باطل زیادہ ہو جائیں ۔اور اہل حق کم پڑ جائیں ۔تو حق کے نور میں کوئی کمی نہیں آئے گی ۔بلکہ اہل باطل کا زیادہ ہونا ۔اور اہل حق کا کم ہونا یہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کا قانون ہے ۔جس طرح ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فا الزبد فیذھب جفاء وأما ماینفع الناس فیمکث فی الأرض ۔(۲)

ترجمہ ۔سو وہ جھاگ تو جاتا رہتا ہے ۔جب سوکھ جاتا ہے ۔اور البتہ جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے ۔تو وہ زمین میں باقی رہتی ہے ۔

(3) ۔یہ وہ لوگ ہیں ۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ۔اور حق پہ ثابت قدم رکھا ۔اور ان کو نور ہدایت کی بصیرت دی ۔تو یہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں ۔اور نہج نبوی ﷺ پر ثابت قدم رہنے کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں ۔

(۱) ۔تو پہلے قسم کے لوگ فتنے میں مبتلا ہو گئے ہیں ۔چاہے وہ علماء ومشائخ کیوں نہ ہو ۔یا عام لوگ ہو ۔اور بڑے بڑے دینی اداروں کے سربراہان کیوں نہ ہو ۔جو طاغوت کے ساتھ دوستی کرتے ہیں ۔اور ان کی حاکمیت کیلئے خود ساختہ فتوے دیتے

....

(۲) ۔الرعد (۱۷)

ہیں۔ اور ان کے قانون کو حق ثابت کرنے لگے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد اس طاغوت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور مجاھدین سے براءت کر کے یہ لوگ ان کیلئے تاک میں بیٹھ گئے ہیں۔ تو یہ لوگ مجاھدین کیلئے حکمرانوں اور اصل مخالفین سے بھی زیادہ خطرناک ہو گئے ہیں۔ اور اگر ان کے پاس کچھ علم بھی ہے۔ تو وہ باطل اور طاغوتی علم ہے۔ تو ان کے پاس قوت بیان ہے۔ اور نہ ایمانی نور ہے۔ صرف باطل کے نشر اشاعت کے ادارے دن رات ان کی خدمت میں حاضر ہیں۔ تو اگر کسی عالم کا علم قرآن وسنت اور اہل حق کا مخالف ہو تو ہمیں چاہئے۔ کہ ہم اس علم کو دیوار پر ماردیں۔ اور بہت افسوس کی بات ہے۔ کہ بہت سے مشائخ کو ہم اپنے اکابر سمجھتے تھے۔ وہ موسم خزاں کے درختوں جیسے بن گئے۔ جس طرح شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کہ اگر تقوی کے بغیر علم کوئی کمال ہوتا۔ تو سب سے بڑا شریف اور اہل کمال شیطان ہوتا۔

(۲) ۔ اور دوسرے قسم وہ لوگ ہیں۔ جو جہالت کی وجہ سے انہیں گمراہ مشائخ وافراد کی تابعداری کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ فرض علم سے بھی ناواقف ہیں۔ جیسے طاغوت کا کفر وانکار اور اس کے ساتھ بغض ودشمنی، اور اللہ کی شریعت کی تابعداری، اور اس کا نفاذ، اور دعوت وجہاد کے فرض شدہ مسائل، اور اہل حق کے ساتھ محبت ودوستی، اور ان کی نصرت ان کیلئے دعا، اور ان کے ساتھ مل کر جہاد کرنا، اور حق کی اتباع کرنا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر کیلئے سر تسلیم خم کرنا، اگر چہ طبیعت اور نفس

نہ چاہے، کیونکہ حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

لا یؤمن أحدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ۔(٤)

(۱) ۔ترجمہ۔ اس وقت تک ایک آدمی مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ اپنے نفس کو میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ کرے۔ اور امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں نقل کیا ہے۔ کہ جب عالم یا حاکم سے خطا ہو جائے۔ اور شریعت کے خلاف کوئی حکم ثابت کرے۔ تو وہ حکم مردود ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فھو رد ۔(٥)

(۲) ترجمہ۔ کہ جو آدمی کوئی ایسا عمل کرے۔ جس کا ہم نے کوئی حکم نہ دیا ہو۔ تو وہ فعل مردود ہے۔

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

خلفت فیکم شیئین لن تضلوا بعدھما کتاب اللہ وسنتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ۔(٦)

(۳) ترجمہ۔ کہ تمہارے درمیان میں نے دو چیزیں کتاب اللہ اور میری احادیث

---

(٤) ۔ الابانۃ الکبری لابن بطہ ۔ حدیث رقم ۲۹۱ ۔

(٥) ۔ صحیح البخاری ، و کذا رواہ مسلم و أحمد و الدار قطنی و غیرھم

(٦) ۔ سنن دار قطنی ۔ برقم ٤٦٦٥ ۔

چھوڑ دی ہیں۔ تو تم گمراہ نہ ہو گے۔ اگر ان کی تابعداری کرو گے۔ اور نہ تو تم لوگوں میں تفرق پڑے گا۔ یہاں تک کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو۔ اور حافظ ابن احمد رحمہ اللہ نے معارج القبول میں یہ اشعار لکھے ہیں۔ کہ

با لعلم و الیقین و القبول.......... والا نقیاد فادر ما أقول

والصدق والاخلاص والمحبہ.......... و فقك الله لما أحبہ

ترجمہ۔ کہ علم ویقین کا حاصل کرنا حق کو قبول کرنا، اور اس کیلئے تسلیم خم ہو جانا، اور صدق و اخلاص کا راستہ اختیار کرنا، اور اہل حق کے ساتھ محبت کرنا یہ فرض عین ہے۔ اللہ تمہیں اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

امتحانات وآزمائشات راہ حق کے راہیوں کا راستہ تبدیل نہیں کر سکتے۔

اور یہ جاہل اور منافق لوگ جان لیں کہ جو راستہ شریعت نے مقرر کیا ہے۔ اور اس کیلئے ایمان والوں نے ہجرت کی ہے۔ اور مجاہدین نے جہاد کیا ہے۔ اور اس کے راستے میں صدیوں سے شہداء اپنے خون کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ دنیا کی اغراض ومقاصد اور باطل پرست لوگ جو مجاہدین کی صفوں میں رہتے ہیں۔ اہل حق کا نہج تبدیل نہیں کر سکتے۔ اور یا مخالفین کا اہل حق کو آزمائشات اور امتحانات سے ڈرانا اور دھمکانا اور ڈر اور خوف کے مشورے شہداء کے خون اور نہج الٰہی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ بلکہ ان باطل پرستوں نے تو بہت سے فتوے اور کتابیں لکھیں۔ اور دلائل الشرعیہ میں توڑ پھوڑ کر کے ان اباطیل کو شریعت سے ثابت کرنا چاہا۔ اور سلف

صالحین کی مخالفت کی ۔مگر یہ لوگ نا کام رہے اور خسارے میں ہیں ۔نا کام اسلئے ہوئے ۔کہ ان کو راہ حق کی سختیوں کا اندازہ نہیں تھا۔اور خسارے میں اسلئے پڑ گئے ۔کہ ان لوگوں نے حق کی مخالفت کی۔امام بغوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف ۔

ترجمہ۔اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں مگر شک کے ساتھ۔

تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت شک کے ساتھ کرتے ہیں ۔تو یہ دین میں پورے داخل نہیں ہوتے ۔اور تذبذب کا شکار ہوتے رہتے ہیں ۔اور ان میں ثابت قدمی اور تمکین نہیں ہوتی ۔اگر یہ لوگ اللہ کی عبادت خوشی اور غم دونوں میں شکر اور صبر کے ساتھ کرتے ۔تو شک اور منافقت سے بری ہو جاتے ۔ کیونکہ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں ۔کہ یہ لوگ منافق ہیں ۔(۷)

سید قطب شہیدؒ ظلال القرآن میں لکھتے ہیں ۔کہ ہر زمانے میں لوگ عقیدے کو دنیاوی فائدے اور نقصان اور بازار تجارت کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

ومن الناس من یعبد اللہ علیٰ حرف ، فان اصابہ خیر اطمان بہ ۔

ترجمہ۔اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں ۔مگر شک کے ساتھ،

(۷) ۔تفسیر بغوی۔ (ج ۵/ص ۳٦۸) دار طیبہ للنشر و التوزیع

اگر ان کوکوئی بھلائی پہنچےتو پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔

اورمومن اپنے عقیدے پر قائم رہتا ہے۔جب دنیا میں اس پر کوئی آزمائش وامتحان آجاتا ہے۔تو وہ صبر اور حوصلے سے کام لیتا ہے۔اور مضبوط پہاڑی پتھر کی طرح ایسی جگہ پر اپنے عقیدے پر قائم رہتا ہے۔جونہ ہلے۔اور نہ زائل ہو۔(۸)

اور اہل حق چونکہ ایسے راستے پر چلے ہیں۔جو مشقتوں اور سختیوں سے بھرا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

الم۔ أحسب الناس أن يتركو أن يقو لو ا آمنا و هم لا يفتنون۔ ولقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقو و ليعلمن الكذبين ۔(۹)

(۲) ترجمہ۔کیالوگ خیال کرتے ہیں۔کہ یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ چھوڑ دیئے جائینگے۔اور انکی آزمائش نہیں کی جائے گی۔اور جولوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ہم نے انہیں بھی آزمایا تھا۔سو اللہ تعالیٰ انہیں ضرور معلوم کریگا جو کہ سچے ہیں۔اور ان کوبھی معلوم کریگا جوجھوٹے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولنبلو نكم حتى نعلم المجاهدين منكم والصابرين ونبلوا

....

(۸) ۔ فی ظلال القرآن ۔ تفسیر الآیہ

(۹) ۔ سورۃ العنکبوت آیہ ۱

أخبار کم ۔(۱۰)

(۳) ترجمہ۔اور ہم تمھیں آزمائینگے۔ یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں کواور صبر کرنے والوں کومعلوم کریں۔اور تمہارے حالات کو جانچ لیں۔

اور اسی طرح بہت سے آیات جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔لیکن بعض لوگ اس حقیقت کو کم تجربے اور یا جہالت کی وجہ سے نہیں سمجھتے۔ بلکہ پہلے دن سے جیسے نبی اکرم ﷺ پہ وحی نازل ہوئی۔اور وہ غار حراسے واپس ہوئے۔تو ورقہ ابن نوفل نے فرمایا، کہ کاش میں جوان ہوتا۔اور اے کاش کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں۔کہ محمد ﷺ جب قوم تجھے نکالے گی۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، کہ کیا لوگ مجھے نکالیں گے۔تو اس نے فرمایا کہ ہاں تمہارے جیسا کوئی بھی جو دعوت حق لیکر اٹھا ہو۔اس کے ساتھ اسی طرح ہی ہوا۔اور اگر میں اس دن موجود رہا۔تو تمہاری شدید ترین امداد کرونگا۔(۱۱)

أبو عبد اللہ خباب ابن أرت ؓ فرماتے ہیں۔کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی، اور وہ کعبے کے سائے میں اپنے چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے۔کہ آپ اللہ

....

(۱۰) ۔سورۃ محمد آیۃ ۳۱

(۱۱) ۔السیرۃ النبویۃ لابن کثیر۔(ج ۱/ص ۳۸۶)

تعالی سے ہمارے لیئے امداد ونصرت کی دعا کیوں نہیں کرتے ۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

قد کان من قبلکم یؤخذ الرجل فیحفر له فی الارض فیجعل فیها ثم یؤتی بالمنشار فیوضع علی رأسه فیجعل نصفین و یمشط بأمشاط الحدید ما دون لحمه و عظمه ما یصدذلك عن دینه ۔ والله لیتمن الأمر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخاف الاالله و الذئب علی غنمه و لکنکم تستعجلون ۔(۱۲)

ترجمہ۔تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو پکڑا جاتا ۔اور زمین میں گاڑ دیا جاتا ۔اور پھر ایک آرے سے اس کا سر دوٹکڑے کر دیا جاتا ۔اور لوہے کی کنگی سے آدمی کے جسم کے گوشت اور ہڈیوں کو جدا کر دیا جاتا ۔لیکن وہ اپنے دین سے کبھی نہ ہٹتا ۔اور اللہ تعالی کی قسم کہ دین کا کام اللہ تعالی پورا فرمائے گا ۔یہاں تک کہ صنعاء سے حضرموت تک ایک سوار چلے گا ۔اور وہ صرف اللہ تعالی سے ڈرتا ہوگا ۔اور راستے میں اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور بھیڑیا بکریوں میں چلتا پھرتا رہے گا ۔اور بکریوں کو کوئی نقصان نہیں دے گا ۔لیکن تم لوگ جلدی کر رہے ہو ۔

پس سب سے بڑی بات یہ ہے ۔کہ بندہ اپنے رب سے حق پر ثابت قدمی

---

(۱۲) ۔ (رواہ البخاری)

مانگے ۔ کیونکہ زندہ آدمی فتنوں سے امان میں نہیں ہوتا ۔

امام مناویؒ فیض القدیر میں فرماتے ہیں ۔ کہ نبی اکرم ﷺ اکثر دعا فرماتے تھے ۔ کہ یا مقلب القلوب اے دلوں کے احوال کے تبدیل کرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ ۔ امام بیضاویؒ فرماتے ہیں ۔ کہ اس میں یہ اشارہ ہے ۔ کہ تمام بندگان خدا کے دلوں کے احوال بدلتے رہتے ہیں ۔ یہاں تک کہ انبیاء کو بھی یہ امر ہے ۔ (۱۳)

(۳) نہج الٰہی کے ساتھ انسان کا واسطہ ۔ ہم پرفتن دور کے فاسد شدہ نہجوں پر زیادہ تفصیل نہیں کرنا چاہتے ۔ لیکن نہج الٰہی کے ساتھ انسان کے واسطے پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں ۔ کیونکہ یہ نہج ہمیشہ تک قائم رہے گا ۔ اور لوگ اس کے پیچھے اس کے ساتھ مڑتے رہیں گے ۔ تو ایک حدیث میں حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ۔

عن معاذ بن جبلؓ ، قال :۔ سمعت رسول اللہ ﷺ ، یقول : خذوا العطاء ما دام عطاء ، فاذا صار رشوة فی الدین فلا تأخذوه ، و لستم بتارکیه ، یمنعکم الفقر و الحاجة ، ألا ان رحی الاسلام دائرة ، فدوروا مع الکتاب حیث دار ، ألا ان الکتاب و السلطان سیفترقان ، فلا تفارقوا

....

(۱۳) ۔ فیض القدیر ۔ (ج ۵/ص ۲۱۲)

الكتاب ، ألا انه سيكون عليكم أمراء يقضون لأنفسهم ما لا يقضون لكم ، ان عصيتم قتلوكم ، وان أطعتموهم أضلوكم ، قالو ۔ يا رسول الله ، كيف نصنع ؟ قال ۔ كما صنع أصحاب عيسى ابن مريم ، نشروا بالمناشير ، وحملوا على الخشب ، موت فى طاعة الله خير من حياة فى معصية الله ۔(١٤)

ترجمہ۔ کہ جب عطیہ ہوتو لیا کرو۔لیکن جب رشوت بن جائے ۔تو مت لو۔ تم منع ہونے والے نہیں ہو۔کیونکہ تم لوگ فقر اور حاجت رکھنے کی وجہ سے مجبور ہونگے ۔لیکن خبردار اسلام کی چکی چلتی رہے گی ۔تو کتاب اللہ کے ساتھ اس کے احکامات کے پیچھے مڑتے رہو۔اور خبردار کتاب اللہ اور حکمران یہ جدا ہو جائیں گے۔تو تم کتاب اللہ کو مت چھوڑو۔اور خبردار تم لوگوں پر آئندہ ایسے حکمران ہونگے ۔جو فیصلہ وہ اپنے لئے کرینگے ۔اگر تم ان کی نافرمانی کروگے ۔تو تم کو قتل کردینگے ۔اگر ان کی اطاعت کروگے ۔تو تمھیں گمراہ کردینگے ۔تو ہم نے پوچھا۔کہ یارسول اللہ ﷺ ہم پھر کیا کریں ۔تو فرمایا کہ تم حضرت عیسیٰ ابن مریم کے دوستوں کی طرح ہو جاؤ۔وہ نیزوں سے چھید دیئے گئے ۔اور وہ صولی پر لٹکا دیئے گئے ۔اللہ تعالی کی اطاعت میں موت اللہ تعالی کی نافرمانی میں زندگی سے بہتر ہے۔

(١٤) ۔ المعجم الكبير للطبرانی ۔ حدیث رقم ١٦٥٩٩

(۱) :۔ہم یہ باتیں بار بار دہراتے رہینگے ۔ جب تک حق و باطل کا معرکہ قائم رہے گا۔اور ہماری رگوں میں خون حرکت کرتا رہے گا۔ان لوگوں کیلئے جو اس نہج الٰہی کی سختیوں سے ناواقف ہیں ۔اور ان لوگوں کیلئے جو عقیدے اور ایمان کو دنیاوی نفع و نقصان کے ساتھ موزوں رکھتے ہیں ۔جس طرح جاہلیت میں بعض لوگوں نے کیا ۔ جب وہ اسلام میں داخل ہوئے ۔تو دیکھا کہ ان کے چوپائے بچے جنتے رہتے ہیں ۔ اور ان کے بیٹے پیدا ہوتے رہتے ہیں ۔تو وہ اس دین کو خوش بخت کہنے لگے ۔اور جب ان کو کوئی نقصان پہنچا ۔تو وہ بدگمانیاں کرنے لگے ۔اور اسلام کو چھوڑ دیا ۔اور ان لوگوں کیلئے جنھوں نے اللہ تعالی کے دین پر شخصیات کی براءت کو مقدم سمجھا ۔چاہے اللہ تعالی کا دین برباد کیوں نہ ہو جائے ۔ہم ان لوگوں کو کہتے ہیں ۔کہ اللہ تعالی نے انبیاء کو دنیا والوں میں چنا ہے ۔جس طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے ۔

ان اللـــہ اصـطـفـی آدم و نـوحـا وآل ابـراھیـم و آل عـمـران علی العلمین ۔(۱۵)

ترجمہ ۔ بے شک اللہ تعالی نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو سارے جہاں سے پسند کیا ہے ۔اور ان کو تمام عالم پر فضیلت دی ہیں ۔جس طرح اللہ تعالی کا ارشاد ہے ۔

....

(۱۵) ۔ سورۃ آل عمران : ۳۳

و كذالك فضلنا على العلمين ـ(۱٦)

ترجمہ۔اورہم نے سب کوسارے جہان والوں پرفضیلت دی ہے۔

اوران کوعالم کیلئے آئمہ بنایا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده ـ(۱۷)

ترجمہ۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کواللہ تعالیٰ نے ہدایت دی سوان کے طریقے پر چل۔

اوران پرایمان لانے کوواجب قراردیا۔جس طرح اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے۔

امن الرسول بما أنزل اليه من ربه و المؤمنون كل آمن بالله و ملائكته و كتبه و رسله لا نفرق بين أحد من رسله ـ(۱۸)

ترجمہ۔رسول ﷺ نے مان لیا۔جوکچھ اس پراس کے رب کی طرف سے اترا ہے۔اورمسلمانوں نے بھی مان لیا ہے۔سب نے اللہ تعالیٰ کواوراس کے فرشتوں کواوراس کی کتابوں کواوراس کے رسولوں کومان لیا ہے۔کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں کوایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔

لیکن اس کے ساتھ ان کوقرآن کریم میں دوسری جگہوں پرمعتبانہ اورسخت

---

(۱٦) ۔ سورۃ الانعام : ۸٦

(۱۷) ۔ سورۃ الانعام : ۹۰

(۱۸) ۔ سورۃ البقرۃ: ۲۸۵

نصیحت بھی کی ۔اور ان کی تصحیح بھی کی ۔اور ان کو متوجہ بھی کیا۔نہج حق اور سیدھے راستے کی طرف ان کو لوٹایا بھی ۔تا کہ نہج الٰہی کی حفاظت ہوتی رہے ۔تو یونس کے بارے میں فرمایا۔

اذ ابق الی الفلك المشحون فساهم فكان من المدحضين ۔(۱۹)

ترجمہ۔جبکہ وہ بھاگ گیا اس کشتی کی طرف جوبھری ہوئی تھی ۔پھر قرعہ ڈالا ۔ تو وہی خطا کاروں میں تھا۔

اورحضرت داؤدؑ کوفرمایا۔ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله ان الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذاب شديد ۔(۲۰)

ترجمہ۔اورنفس کی خواہش کی پیروی نہ کرو۔کہ تمہیں اللہ تعالی کی راہ سے ہٹا دے گی ۔بے شک جولوگ اللہ تعالی کی راہ سے گمراہ ہوتے ہیں ۔ان کیلئے سخت عذاب ہے۔

اورابراہیمؑ کوفرمایا ۔يا ابراهيم اعرض عن هذا ۔(۲۱)

ترجمہ۔اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ دے۔

---

(۱۹) ۔ سورة الصافات : ۱٤۱،۱٤۰

(۲۰) ۔ سورة ص : ۲٦

(۲۱) ۔ سورة هود : ۷٦

اور نبی اکرم ﷺ کوفرمایا۔یا أیھا النبی اتق اللہ ۔(۲۲)

ترجمہ۔اے نبی اللہ تعالی سے ڈر۔

اوراپنے اولیاء بندوں میں صحابہ کرام کوفرمایا۔حتی اذا فشلتم و تنازعتم فی الأمر وعصیتم ۔(۲۳)

ترجمہ۔یہاں تک کہ جب تم نے نامردی کی۔اور کام میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی۔

نہج الٰہی ثابت، قائم اور راسخ ہوتا ہے۔جو تبدیل نہیں ہوتا اور تمام انسانوں پر اس کا اتباع کرنا لازم ہے۔اور اللہ تعالی کا قانون انبیاء کو سمجھانے کا ہے۔تا کہ نہج حق کی حفاظت ہو۔تو ہمارا کیا ہے۔کہ جب ہم تصور میں غلطی کریں۔یا ہم سے راستہ گم ہو جائے۔یا کچھ ٹیڑھا پن اختیار کرلیں۔اور پھر واپس نہ ہو۔تو ان باتوں سے ہمیں معلوم ہوا۔کہ نہج الٰہی تمام انسانوں پر ایک ہی جیسا ہے۔جس میں تبدیلی اور تغیر نہیں آئے گا۔اور وہ یہ ہے۔

(۱) ۔نہج الٰہی ثابت قائم اور تغیر وتبدیلی سے مبرا ہے۔

(۲) ۔انسان خطا کا پتلا ہے۔اور اس کی غلطیوں کا حساب نہج الٰہی کے ساتھ

(۲۲) ۔سورۃ احزاب:۱

(۲۳) ۔سورۃ آل عمران:۱۵۲

ساتھ شمار نہیں ہوگا۔ اور نہ یہ غلطیاں دین میں تبدیلی لائے گی۔

(۳) ۔ جب انسان خطا کر لے ۔ تو حق یہ ہے ۔ کہ اس کی خطا شمار کی جائے ۔ اور جب انحراف کرے ۔ تو اس کو انحراف شمار کیا جائے ۔ اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی نہ کی جائے ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ ان کی قدر و منزلت کی وجہ سے وہ خطائیں نہج حق کے ساتھ شمار نہ ہو۔

(۴) ۔ شخصیات کی براءت اور شخصیت پرستی کی کوئی حیثیت نہیں ۔ جب نہج ربانی کو نقصان کا خطرہ ہو جائے ۔

(۵) ۔ اسلام ایک ثابت و قائم مرکز ہے ۔ اس کے اردگرد لوگوں کی زندگی گھومتی رہتی ہے ۔ تو امت مسلمہ کا خیر اس میں ہے ۔ کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور نہج الٰہی شفاف اور اصل حالت میں رہے ۔ اور جو لوگ خطا کرلیں ۔ ان لوگوں کی خطا ان لوگوں کے ساتھ شمار کی جائے ۔ کیونکہ یہ تبدیلی اور تحریف اسلام کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے ۔ جب بڑی شخصیات کی خطاؤں اور انحراف کو بھی دین سمجھا جائے ۔ تو نہج الٰہی باقی، اہم اور بڑا ہے شخصیات سے ۔

(۶) ۔ جو ''تاریخ'' اسلام کے ساتھ شمار ہوتی ہے ۔ وہ ساری ''تاریخ'' اسلام کی نہیں ۔ بلکہ جو تاریخ اللہ تعالیٰ کے منہج اور بنیادی دین کے ساتھ چلا ۔ تو وہ اصل تاریخ اسلام ہے۔

(۷) ۔ انسان کو چاہئے ۔ کہ وہ آدمیوں کو اور شخصیات کو حق پر چلنے کی وجہ سے قدر

کرے۔اور پہچانے، نہ کہ حق کو شخصیات کے تابع کر کے ان کی وجہ سے پہچانے۔اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔کہ امت مسلمہ کی خطاؤں کو ظاہر کریں۔اور ان کا نقصان اور کمزوری ظاہر کریں۔اور پھر انہیں معاف فرمائیں۔جب وہ اپنی خطاؤں سے رجوع اور ان کی تصحیح کرلیں۔اگرچہ انہوں نے اس نقصان اور کمزوری کا بھیانک نتیجہ بھی نہ دیکھا ہو۔

<u>تیسری قسم۔</u> یہ نوجوانان مجاہدین یہ اجنبی لوگ (۴۳) اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ رکھے۔اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے ان میں ایسے لوگ دیکھے ہیں۔جو لوگوں کو اخلاص، ایثار اور قربانی کا درس دیتے ہیں۔اور انہوں نے اپنے روح کو دین کی خاطر قربان کرلیا ہے۔اور عجب اور کسی فلسفے کو چھوڑ کر اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔اور وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔سوائے یہ کہ وہ فتنوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔اور جب ہم نے ان کو دیکھا۔تو ہمیں اپنے نفوس ان کے مقابلے میں کمزور نظر آنے لگے۔اور وہ پوری کوشش کے ساتھ جہاد کے میدانوں کو بھرا رکھتے ہیں۔جس طرح کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اگر کوئی اوس وخزرج کی تاریخ کو جانتا ہو۔تو اللہ تعالیٰ کی قسم اوس وخزرج
کے نوجوانان پھر آرہے ہیں۔اور (غیب سے) پوشیدہ لشکر در لشکر خطرات کے وقت

---

(۴۳) تفصیل کیلئے ہماری کتاب اجنبی اور نامانوس بندے ملاحظہ فرمائیں

نکھتے رہتے ہیں۔

ان اجنبی مجاہدین کو چاہیے۔ کہ وہ نہج الٰہی کو تباہ و برباد کرنے والوں کی پرواہ کئے بغیر عالی مقامات تک پہنچتے رہیں۔ اور اخلاص وایثار کے جوہر دکھاتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔ تو یہی وہ صحیح ترین راستہ ہے۔ اور یہ اجنبی اور غیر مشہور لوگوں کا راستہ ہے۔ اور جب ہم ان کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں شیخ الاسلام ابن قیمؒ کے اشعار یاد آتے ہیں۔ جو انہوں نے قصیدہ نونیہ میں لکھے ہیں۔

تو تو مخلوقات میں اجنبی اور غیر مشہور ہونے کی وجہ سے مت ڈر۔ کیونکہ اکثر لوگ مردہ ہوتے ہیں۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اہل سنت اور اہل حق ہمیشہ اور تمام زمانوں میں اجنبی ہوتے ہیں۔ تو مجھے یہ بتا۔ کہ کب رسول ﷺ اور صحابہ کرام اور نیکی میں ان کا اتباع کرنے والے کسی جاہل، بغیض، منافق، جھگڑالوں، باغی اور نافرمان لوگوں سے بچے ہیں۔ اور تو یہ گمان تو کرتا ہے۔ کہ میں ان کا وارث ہوں۔

حالانکہ رحمٰن کے نصرت سے پہلے تمہیں ابھی تک کوئی اذیت نہیں پہنچی۔

تو اے اللہ اور اے دلوں کے احوال کو تبدیل کرنے والے تو ہمارے دلوں کو تمہارے دین پر ثابت فرما۔

و صلى الله على سيدنا محمد و على آله و صحبه و سلم . و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين .